THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

زراعت میں اسلامی تکافل کا کردار: پاکستان کے تناظر میں امکانات اور عملی مشکلات کا تجزیاتی مطالعہ

The Role of Islamic Takaful in Agriculture: An Analytical Study of Opportunities and Practical Challenges in Pakistan

1. Aziz Ur Rehman Ariyan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore, Pakistan.
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Email: aziz.urrehman@ais.uol.edu.pk
2. Dr. Hafiz Hussain Azhar
Associate Professor, Department of Social Sciences, University of Veterinary and Animal Sciences (UVAS), Lahore, Pakistan.
Email: Hafiz.hussain@uvas.edu.pk
3. Nabila Khalil
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore College for Women University, Lahore, Pakistan.
Email: nabilakhalil0303@gmail.com

Abstract

Agricultural households in Pakistan face interacting climatic, production, financial, and institutional risks. This article examines whether Islamic takaful can provide a credible framework for protecting agricultural livelihoods while maintaining Shariah compliance and financial sustainability. Using qualitative documentary analysis, it interprets relevant Qur'anic passages and authenticated prophetic traditions alongside Pakistani regulatory documents, agricultural statistics, and institutional assessments available by 28 February 2026. It distinguishes cooperative risk sharing from conventional insurance, agricultural credit protection from livelihood protection, and indemnity arrangements from weather and area-yield indices. The analysis identifies opportunities in crop and livestock protection, Islamic agricultural finance, community distribution, and carefully governed public support. Principal constraints include correlated catastrophe exposure, insufficient local data, affordability, limited farmer understanding, basis risk, weak claims administration, and the need for transparent separation of participant and operator funds. The article argues that religious acceptability alone cannot establish effectiveness. A viable model requires clear contracts, independently validated indices, adequate retakaful, timely benefits, targeted subsidies, and accessible grievance mechanisms. It proposes phased implementation with explicit evaluation criteria rather than assuming that pilot initiatives establish nationwide success. The findings are analytical and do not claim causal effects derived from field surveys.

***Keywords*:** Takaful, Agriculture, Pakistan, Risk Sharing, Shariah Governance, Climate Risk, Basis Risk

تعارف موضوع

پاکستان کی زرعی معیشت میں کسان کی معاشی سلامتی، غذائی رسد اور دیہی معاشرت ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ فصل کے ضیاع یا مویشی کی موت سے صرف ایک اثاثہ کم نہیں ہوتا، بلکہ اگلے موسم کی کاشت، خاندان کی ضروریات اور مالی ذمہ داریوں کی ادائیگی بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ اسلامی تکافل اس صورتِ حال میں اجتماعی تعاون کو باقاعدہ مالی انتظام سے مربوط کرنے کی ایک صورت پیش کرتا ہے۔ تاہم اس کے کردار کا علمی تعین صرف تعاون کی اخلاقی فضیلت بیان کرنے سے ممکن نہیں؛ معاہدے کی فقہی ساخت، خطرے کی پیمائش، مشترک فنڈ کی استطاعت اور مستحق کسان تک فائدے کی رسائی بھی جانچنا ضروری ہے۔ تاریخی طور پر مسلم معاشرت میں مواسات اور تعاون کی متعدد صورتیں موجود رہی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

ہیں، جبکہ جدید تکافل ان اقدار کو قانونی اور ادارہ جاتی نظم کے اندر نافذ کرنے کی کوشش ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ پاکستان میں زرعی تکافل کن شرائط کے ساتھ مؤثر، منصفانہ اور پائیدار تحفظ فراہم کرسکتا ہے۔ مطالعہ توصیفی، تجزیاتی اور تقابلی ہے؛ شرعی نصوص اور دستیاب سرکاری دستاویزات اس کا مواد ہیں۔ جنوری–فروری 2026تک کی علمی و پالیسی صورتِ حال کے لیے آخری زمانی حد 28 فروری 2026رکھی گئی ہے۔ بحث پہلے شرعی و نظریاتی بنیادوں، پھر پاکستانی زرعی ضرورت، اس کے بعد اطلاقی امکانات اور آخر میں عملی مشکلات و اصلاحی طریقوں کا جائزہ لیتی ہے۔

مبحث اول:زرعی تکافل کی شرعی بنیادیں اور معاہداتی ساخت

زرعی تکافل کو سمجھنے کے لیے اس کی اخلاقی بنیاد اور قانونی ساخت میں تعلق واضح کرنا ضروری ہے۔ تعاون، مواسات اور امانت اس نظام کے مقاصد کو سمت دیتے ہیں، جبکہ تبرع، وکالت اور مشترک فنڈ اس کی عملی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مبحث میں تکافل کی تعریف ایک ایسے انتظام کے طور پر کی جاتی ہے جس میں شرکاء متعین قواعد کے تحت مشترک مالی وسائل فراہم کرتے ہیں اور اہل دعووں کی ادائیگی اسی انتظام سے ہوتی ہے۔ اس تعریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر تعاون پر مبنی تنظیم قانونی تکافل ادارہ ہو یا ہر اسلامی نام والا معاہدہ شرعاً درست ہو۔ اسی طرح فصلوں کے عمومی خطرات اور عقد میں ممنوع غرر کو الگ رکھنا ضروری ہے؛ پہلے کا تعلق معاشی حقیقت سے اور دوسرے کا تعلق حقوق و ذمہ داریوں کی غیرمناسب جہالت سے ہے۔ یہاں قرآنی و نبوی شواہد کو عمومی اصولوں کے طور پر پڑھا جائے گا، اور جدید مالی مصنوعات کے تفصیلی احکام ان اصولوں کے ساتھ معاہداتی تحقیق کے ذریعے متعین کیے جائیں گے۔ یوں تعاون کا مقصد، سرمایہ کاری کا جواز، ادارے کی اجرت اور نقصان کی ادائیگی ایک مربوط نظم میں جانچے جاسکتے ہیں۔ یہ بنیاد بعد کے پاکستانی مباحث میں مذہبی قبولیت، صارف کے حقوق اور مالی پائیداری کو ایک ہی علمی معیار پر پرکھنے میں مدد دے گی۔

1.تکافل کا مفہوم اور اجتماعی تعاون کی شرعی اساس

تکافل کے لفظ میں باہمی ذمہ داری اور ایک دوسرے کی اعانت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مالی اصطلاح میں اس سے مراد ایسا منظم انتظام ہے جس کے شرکاء مخصوص خطرات کے مقابل مشترک تحفظ کے لیے فنڈ فراہم کرتے ہیں۔ زرعی تکافل میں تحفظ کا موضوع فصل، مویشی یا متعین زرعی اثاثہ ہوسکتا ہے۔ اس کی شرعی توجیہ میں تعاون بنیادی قدر ہے، لیکن اہل دعویٰ، ادائیگی کی شرط اور فنڈ کی ملکیتی حیثیت کی تعیین بھی ضروری ہے۔

اجتماعی تعاون کی شرعی بنیاد سورۂ مائدہ میں اس طرح بیان ہوئی ہے:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ﴾1

ترجمہ:نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد نہ کرو۔

یہ قرآنی حکم تعاون کی قدر کے ساتھ اس کی اخلاقی حد بھی متعین کرتا ہے۔ زرعی تحفظ اسی وقت اس اصول سے ہم آہنگ ہوگا جب فائدے کی تقسیم منصفانہ اور مالی ذرائع جائز ہوں۔ محض مشترک ادائیگی کسی انتظام کو ازخود مشروع نہیں بناتی؛ تعاون کا موضوع اور طریقہ دونوں اہم ہیں۔

باہمی مدد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ»2

ترجمہ:اللہ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

اس ارشاد سے مشکل میں گھرے شخص کی اعانت کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ جدید مشترک فنڈ اس مقصد کے حصول کا ایک انتظامی وسیلہ ہوسکتا ہے؛ حدیث میں اس کی مخصوص قانونی ساخت بیان نہیں ہوئی۔ یہی فرق علمی استدلال کی احتیاط ہے:نص اخلاقی بنیاد فراہم کرتی ہے اور معاہدے کی صحت مستقل فقہی تحقیق سے ثابت ہوتی ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

پاکستانی کسانوں کے لیے یہ تصور انفرادی بے بسی کو مشترک استطاعت میں بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم چھوٹے گاؤں کے تمام کھیت ایک ہی سیلاب سے متاثر ہوں تو مقامی تعاون ناکافی ہوسکتا ہے۔ اس لیے تعاون کے دائرے کو مختلف علاقوں اور مالی تحفظ کی متعدد سطحوں تک پھیلانا پڑے گا۔ فنڈ میں شمولیت کا مطلب خطرہ ختم ہونا نہیں، بلکہ اس کے مالی اثرات کو متعین ضابطوں کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔ اس تقسیم میں صاحبِ اختیار ادارے کا حساب دینا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا شرکاء کا حصہ ادا کرنا۔

2. تجارتی بیمہ، تبرع اور تکافل کے درمیان اصولی فرق

تجارتی بیمہ اور تکافل کے تقابل میں اصل سوال ناموں کا نہیں بلکہ عقد، فنڈ اور ذمہ داریوں کی ساخت کا ہے۔ ایک معروف تجارتی صورت میں مقرر قسط کے بدلے ادارہ غیر یقینی واقعے پر مالی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہے۔ تکافل کی منظور شدہ صورتوں میں شرکاء کے باہمی تحفظ کو تبرع بنیاد اور الگ فنڈ کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے۔ اس فرق کو حقیقی بنانے کے لیے سرمایہ کاری، انتظامی اجرت اور خسارے کی تلافی کے قواعد بھی واضح ہونے چاہییں۔

حلال تجارت اور سود کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ میں فرماتا ہے:

﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ﴾3

ترجمہ:اللہ نے خریدوفروخت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

اس آیت کا اطلاق تکافل کی سرمایہ کاری اور مالی ذمہ داریوں پر اصولی طور پر ہوتا ہے۔ مشترک فنڈ کا مقصد جائز ہونے کے باوجود اس کی رقم سودی معاملات میں لگانا الگ شرعی مسئلہ پیدا کرے گا۔ کسی زرعی قرض کے ساتھ تکافل منسلک کردینے سے اس قرض کی غیرمشروع شرط بھی مشروع نہیں ہوجاتی۔

معاملات میں غرر کی ممانعت کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں آتا ہے:

«نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ»4

ترجمہ:رسول اللہ ﷺ نے کنکری کے ذریعے ہونے والی بیع اور غرر والی بیع سے منع فرمایا۔

یہ روایت معاوضاتی معاملات میں ایسی غیر یقینی صورتوں کی ممانعت کی بنیاد ہے جو حقوق میں نزاع پیدا کریں۔ اس سے ہر معاشی خطرہ ممنوع قرار نہیں پاتا۔ کھیتی میں موسم کا خطرہ موجود رہتا ہے؛ تکافل کی فقہی بحث اس خطرے کے مقابل اختیار کردہ عقد کی نوعیت سے متعلق ہے۔

مجمع الفقہ الاسلامی کے فیصلے میں متبادل کی بنیاد یوں بیان ہوئی ہے:

"عَقْدُ التَّأْمِينِ التَّعَاوُنِيِّ الْقَائِمُ عَلَى أَسَاسِ التَّبَرُّعِ وَالتَّعَاوُنِ"5

ترجمہ:تبرع اور باہمی تعاون کی بنیاد پر قائم تعاونی بیمہ کا عقد۔

اس اجتماعی فقہی فیصلے کے مطابق تعاون اور تبرع متبادل کی اصل ہیں۔ اس موقف کو مخصوص معاصر فقہی ادارے کی رائے کے طور پر پیش کرنا درست ہے؛ اسے تمام تاریخی فقہی آراء کا غیرمشروط اجماع کہنا دقیق نہیں۔ مزید یہ کہ تبرع کا ذکر معاہدے کی ہر جہالت کو درست نہیں کرتا۔ دعوے کی حدود چھپانا، فیس مبہم رکھنا یا شرکاء کے فنڈ سے بے ضابطہ فائدہ اٹھانا تعاون کی روح کو مجروح کرتا ہے۔ زرعی تکافل کی صحت اس لیے اصل عقد، متعلقہ ضمنی عقود اور عملی اجرا تینوں کے جائزے کی محتاج ہے۔

3. تبرع، وکالت، وقف اور مشترک فنڈ کا انتظام

زرعی تکافل میں شرکاء کی فراہم کردہ رقم، ادارے کی اجرت اور سرمایہ کاری کے حاصل کو ایک دوسرے سے الگ سمجھنا بنیادی ضرورت ہے۔ تبرع خطرے کے مشترک فنڈ کی بنیاد بن سکتا ہے، جبکہ وکالت کے ذریعے ادارہ متعین اجرت پر انتظام کرتا ہے۔ بعض ساختوں میں وقف کو فنڈ کی تنظیم کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ مختلف ساختوں کے احکام اور ملکیتی نتائج یکساں فرض نہیں کیے جاسکتے؛ منتخب طریقے کی تفصیل معاہدے میں درج ہونی چاہیے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

امانت کی ادائیگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۂ نساء میں حکم دیتا ہے:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا﴾6

ترجمہ:بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچاؤ۔

مشترک فنڈ کا نظم اس حکم کی عملی مناسبت رکھتا ہے۔ ادارے کو جمع شدہ رقم پر انتظامی اختیار ملنے سے یہ رقم اس کا غیر مقید منافع نہیں بن جاتی۔ اس کے استعمال کی حدود شرکاء کے منظور شدہ حقوق اور فنڈ کے مقاصد سے متعین ہوں گی۔

معاہدوں کی پابندی کی تاکید سورۂ مائدہ میں ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِ﴾7

ترجمہ:اے ایمان والو!معاہدے پورے کرو۔

وفائے عقد کے لیے عقد کا قابلِ فہم ہونا ضروری ہے۔ کسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی ادائیگی میں کتنا حصہ خطرے کے فنڈ اور کتنا انتظامی خدمت کے لیے ہے۔ صرف یہ کہنا کہ رقم اسلامی طریقے سے وصول ہوگی، حقوق کی تعیین کا بدل نہیں۔

پاکستان کے تکافل قواعد کی اصل دستاویز میں شرکاء کے فنڈ کی پالیسی، رکنیت کی دستاویز اور فنڈز کی علیحدگی کے لیے مستقل دفعات موجود ہیں۔8ان سے یہ ادارہ جاتی اصول سامنے آتا ہے کہ فائدے، اخراجات اور فاضل یا خسارے کے استعمال کا طریقہ تحریری ہونا چاہیے۔ قانونی اطلاق میں متعلقہ ترامیم بھی دیکھی جائیں گی۔

زرعی فنڈ کے لیے عملی سوال یہ ہوگا کہ خراب موسم میں ادائیگی کی استطاعت کیسے قائم رہے گی۔ اگر قرضِ حسن کے ذریعے خسارے کی عارضی تلافی ہو تو اس کی واپسی کی ترتیب واضح ہو؛ اسے غیر محدود عطیہ یا یقینی بیرونی ضمانت تصور نہ کیا جائے۔ اسی طرح فاضل رقم کی تقسیم ہر سال لازماً نہیں ہوتی، اور وہ سرمایہ کاری کے منافع سے بھی الگ مفہوم رکھتی ہے۔ محفوظ ذخائر، واجب دعوے اور دیگر مقرر ذمہ داریاں پوری ہونے کے بعد ہی تقسیم کا سوال پیدا ہوگا۔ شفاف فنڈ پالیسی کسان کے اعتماد اور ادارے کے استحکام کو ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔

4. مقاصدِ شریعت، زرعی معیشت اور تحفظِ معاش

زرعی تکافل کی مقصدی حیثیت تحفظِ مال اور معاش کی پائیداری سے متعلق ہے، لیکن اس کے اثرات غذائی ضرورت اور خاندان کی سلامتی تک پہنچ سکتے ہیں۔ کسی مالی مصنوع کو مقاصدِ شریعت سے ہم آہنگ کہنا اس کے نتائج کی جانچ کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر اس کے فائدے صرف بڑے مالکان تک محدود ہوں یا ادائیگی اتنی تاخیر سے ہو کہ چھوٹا کسان اگلی کاشت نہ کر سکے تو مقصدی دعویٰ کمزور پڑے گا۔

زمین کی آبادکاری کے متعلق حضرت صالحؑ کا خطاب سورۂ ہود میں یوں نقل ہوا ہے:

﴿هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلۡأَرۡضِ وَٱسۡتَعۡمَرَكُمۡ فِيهَا﴾9

ترجمہ:اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کیا۔

یہ ارشاد حضرت صالحؑ کی قوم سے خطاب کے سیاق میں زمین اور انسانی زندگی کا تعلق واضح کرتا ہے۔ اس سے ذمہ دارانہ آبادکاری کی عمومی مناسبت اخذ کی جاسکتی ہے، لیکن جدید بیمہ کا تفصیلی حکم براہِ راست اس آیت میں مذکور نہیں۔

کاشت اور شجرکاری کی نفع رسانی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ»10

ترجمہ:کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی بوئے، پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

اس حدیث سے زرعی پیداوار کی اجتماعی منفعت اور کاشت کار کے عمل کی قدر ظاہر ہوتی ہے۔ اس بنا پر زرعی تحفظ صرف نجی سرمایہ بچانے کی کوشش نہیں؛ مفید پیداوار کے تسلسل کی اعانت بھی ہوسکتا ہے۔ تاہم صدقے کی فضیلت سے ہر مالی طریقے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

مقصدی جانچ کے لیے تین سوالات اہم ہیں:تحفظ کس کو ملتا ہے، کس خطرے پر ملتا ہے اور کتنی بروقت صورت میں ملتا ہے۔ نقصان کی ادائیگی قرض کا بوجھ کم کرسکتی ہے، لیکن اگر تمام رقم مالی ادارے کو چلی جائے تو خاندان کے فوری اخراجات پھر بھی باقی رہیں گے۔ اسی طرح جانور کی قیمت ادا ہونا دودھ کی مسلسل آمدن کے تمام تعطل کی تلافی نہیں کرتا۔ معاہدے کو اپنے دعوے کی حد واضح کرنی ہوگی۔

تحفظِ معاش کے ساتھ تحفظِ وسائل بھی ضروری ہے۔ بہتر نکاسی، پانی کی بچت اور جانوروں کی نگہداشت کو ترغیب دی جائے تو تکافل صرف نقصان کے بعد ادائیگی کا انتظام نہیں رہتا، بلکہ نقصان کم کرنے کے نظم کا حصہ بنتا ہے۔ البتہ غیر عملی شرائط عائد کرکے کم وسائل والے کسان کو تحفظ سے خارج کرنا مقصدی انصاف کے منافی ہوسکتا ہے۔ موزوں شرط وہ ہے جس پر عمل ممکن اور اس کا خطرے سے تعلق ثابت ہو۔

مبحث دوم:پاکستان کی زرعی ضرورت اور موجودہ ادارہ جاتی صورتِ حال

پاکستان میں زرعی تکافل کی ضرورت کا تعین زرعی معیشت کی وسعت، خطرات کی نوعیت اور دستیاب مالی تحفظ کی حدود کو ایک ساتھ دیکھنے سے ہوسکتا ہے۔ زرعی شعبہ کئی مختلف سرگرمیوں پر مشتمل ہے؛ آبپاش فصل، بارانی کھیتی، باغات اور مویشی ایک ہی خطراتی نقشے کے تحت نہیں آتے۔ اس لیے قومی سطح کے مجموعی اعدادوشمار ضرورت کی اہمیت تو بتاتے ہیں، لیکن کسی مخصوص ضلع یا فصل کے حصۂ تکافل کی شرح متعین نہیں کرسکتے۔ اسی طرح زرعی قرض کی فراہمی اور مؤثر مالی تحفظ کی رسائی دو مختلف پیمانے ہیں۔ اس مبحث میں معاشی سروے کے متعلقہ سال کو واضح رکھتے ہوئے زرعی وزن اور موسمی کمزوری کا جائزہ لیا جائے گا، پھر قرض سے منسلک بیمہ اور تکافل کے لیے قانونی راستے کی حدود دیکھی جائیں گی۔ اصل توجہ اس فرق پر ہے کہ کسی اسکیم کا وجود، کسی آزمائشی منصوبے کا اجرا اور قومی سطح پر مؤثر تحفظ تین الگ درجے ہیں۔ کسان کی معاشی حالت کا تعلق زمین کی ملکیت کے علاوہ کاشت کے حقیقی اخراجات اور پیداوار میں حصے سے بھی ہے۔ چنانچہ ضرورت کی جانچ میں مالک، مزارع، بٹائی دار اور محدود مویشی رکھنے والے گھرانے کو الگ پہچاننا ہوگا۔ یہ امتیازات بعد کے اطلاقی نمونوں کو زیادہ منصفانہ اور قابلِ عمل بنانے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

1.زرعی شعبے کا معاشی وزن اور کسان کی مالی کمزوری

زرعی تکافل کی ضرورت صرف پیداوار کی مجموعی مالیت سے نہیں، بلکہ نقصان برداشت کرنے کی مختلف استطاعتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ بڑے کاشت کار کے پاس بچت، مختلف آمدنی اور مالی رسائی ہوسکتی ہے، جبکہ چھوٹے کسان کی ایک فصل یا محدود مویشی ہی اس کا بنیادی سرمایہ ہوتے ہیں۔ مشترک تحفظ کی سماجی اہمیت اسی تفاوت سے نمایاں ہوتی ہے۔

مال کے چند ہاتھوں میں مرتکز ہونے سے بچانے کی حکمت سورۂ حشر میں یوں بیان ہوئی ہے:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ﴾11

ترجمہ:تاکہ وہ تمہارے مال دار لوگوں ہی کے درمیان گردش کرنے والی چیز نہ بن جائے۔

یہ عبارت مالِ فے کی تقسیم کے سیاق میں ہے۔ اس سے وسائل کے ارتکاز سے احتراز کی عمومی معاشی حکمت سامنے آتی ہے، لیکن اسے زرعی تکافل کی مخصوص فیس یا اعانت کی شرح کا براہِ راست حکم نہیں بنایا جاسکتا۔ اس کی مناسبت یہ ہے کہ اجتماعی مالی انتظام کے فوائد محدود طبقے تک مرتکز نہ رہیں۔

اہلِ ایمان کی باہمی ہمدردی کی کیفیت رسول اللہ ﷺ نے اس مثال سے واضح فرمائی:

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ»12

ترجمہ:مؤمنوں کی باہمی محبت، رحمت اور ہمدردی کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔

اس مثال سے اجتماعی حساسیت کی بنیاد ملتی ہے۔ دیہی معیشت میں کمزور گھرانے کا نقصان مقامی خریدوفروخت، مزدوری اور غذائی رسد کو بھی متاثر کرسکتا ہے؛ اس لیے کسان کی حفاظت کی اجتماعی معنویت ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

معاشی سروے 2024–25کے زرعی باب میں زراعت کا قومی پیداوار میں حصہ تقریباً 23.5فیصد، شعبے کی شرحِ نمو 0.56فیصد اور فصلوں کی نمو منفی 6.82فیصد بیان ہوئی ہے۔ اسی باب میں لائیوسٹاک کا زرعی قدرِ افزودہ میں حصہ 63.6فیصد بتایا گیا ہے۔13یہ اعداد اپنے متعلقہ مالی سال کے ہیں؛ انہیں جنوری یا فروری 2026کی الگ پیمائش نہیں سمجھنا چاہیے۔

ان مجموعی اعداد سے زرعی تحفظ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے، لیکن تکافل کی قبولیت یا معاشی اثر کا عددی ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے لیے گھرانے کی آمدن، ذخائر، قرض اور خطرے کی الگ معلومات ضروری ہیں۔ اگر ملکیتی رقبہ ہی اہلیت کا معیار ہو تو ایک مزارع، جو کاشت کی بڑی لاگت برداشت کرتا ہے، حفاظت سے محروم رہ سکتا ہے۔ اس لیے اہلیت کی تعریف حقیقی معاشی مفاد کو بھی شامل کرے۔

مالی کمزوری کا ایک اور پہلو نقدی کے وقت سے متعلق ہے۔ فصل کی آمدن بعد میں آتی ہے اور بیج و کھاد کے اخراجات پہلے ہوتے ہیں۔ حصہ جمع کرنے کا غیرموزوں وقت رسائی گھٹا سکتا ہے۔ موسمی ادائیگی یا واضح اقساط کا طریقہ موزوں ہوسکتا ہے، بشرطیکہ تحفظ کے آغاز، عدم ادائیگی اور تعطل کی شرائط پہلے سے معلوم ہوں۔ یہ سفارش کسان کی متوقع نقدی کی بنیاد پر ہے، کسی ثابت شدہ قومی قبولیت کی شرح کا دعویٰ نہیں۔

2.موسمی آفات، حیاتیاتی خطرات اور پیشگی تدبیر

زرعی خطرات میں سیلاب، خشک سالی، غیرموزوں درجۂ حرارت اور کیڑے یا بیماری کی تباہی شامل ہوسکتی ہے۔ یہ خطرات ہر علاقے میں یکساں نہیں ہوتے، اور ایک خطرہ دوسرے نقصان کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ مثلاً سیلاب فصل تباہ کرنے کے ساتھ مویشی کا چارہ اور آمدورفت متاثر کرسکتا ہے۔ اس لیے الگ الگ اثاثوں کا تحفظ اور مجموعی معاش کی حفاظت ایک ہی مفہوم نہیں۔

قحط سے پہلے زرعی پیداوار محفوظ کرنے کی تدبیر حضرت یوسفؑ کے بیان میں سورۂ یوسف میں یوں آتی ہے:

﴿قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ﴾14

ترجمہ:انہوں نے کہا:تم سات برس مسلسل کاشت کرو گے؛ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالیوں میں رہنے دو، سوائے تھوڑی مقدار کے جو تم کھاؤ۔

حضرت یوسفؑ کی یہ تدبیر متوقع قلت کے لیے پیشگی تیاری اور وسائل محفوظ رکھنے کی قرآنی مثال ہے۔ اس سے ذخیرہ، منصوبہ بندی اور احتیاط کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جدید تکافل ایسی تیاری کے ساتھ معاون ہوسکتا ہے، لیکن اسے ذخیرہ، آبپاشی یا آفات سے بچاؤ کا متبادل نہیں سمجھنا چاہیے۔

دنیاوی امور کی عملی مہارت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ»15

ترجمہ:تم اپنے دنیاوی معاملات کو زیادہ جانتے ہو۔

کھجوروں کی تلقیح کے واقعے میں یہ ارشاد عملی مہارت کے مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ زرعی تکافل میں فصل کے مراحل، موسم کے اثر اور حیوانی بیماریوں کے لیے متعلقہ ماہرین کی تحقیق ضروری ہے۔ حدیث کا یہ مفہوم مالی معاملات کو شرعی اصولوں سے آزاد کرنا نہیں، بلکہ تجرباتی امور میں صحیح علم سے فائدہ اٹھانا ہے۔

2022کے سیلاب کے مشترک جائزے کے مطابق تمام متاثرہ شعبوں کے مادی نقصانات 14.9ارب ڈالر سے زائد اور معاشی خسارے تقریباً 15.2ارب ڈالر تھے؛ زراعت اور مویشی کے شعبے کے مادی نقصان کا اندازہ 3.7ارب ڈالر تھا۔16ان دو پیمانوں کو خلط کرکے 3.7ارب کو پورا زرعی معاشی خسارہ کہنا درست نہیں۔

یہ واقعہ خطرے کی اجتماعی نوعیت واضح کرتا ہے۔ ایک ہی آفت ہزاروں شرکاء کو متاثر کرے تو صرف ان کے سالانہ حصوں سے تمام ادائیگیاں ممکن نہیں رہتیں۔ وسیع جغرافیائی تقسیم، محفوظ ذخائر اور دوبارہ تکافل کی ضرورت اسی مقام پر پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، موسمی تبدیلی کی وجہ سے پرانے اوسط مستقبل کا یقینی نقشہ نہیں ہوتے۔ شرحوں اور تحفظ کی حدود کا وقفے وقفے سے جائزہ تجویز کرنا مناسب ہے۔ تاہم بار بار ایسی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تبدیلی جو کسان کے تحفظ کو غیر متوقع طور پر کم کردے، اعتماد کو متاثر کرے گی؛ موجودہ عقد کے حقوق اور آئندہ تجدید کی شرائط الگ واضح ہونی چاہئیں۔

3. فصل و مویشی کے قرض سے منسلک تحفظ اور اس کی حدود

قرض سے منسلک تحفظ میں کسان، مالی ادارہ اور تحفظ فراہم کرنے والا ادارہ ایک ہی انتظام میں شامل ہوتے ہیں، لیکن ان کے مفادات مکمل طور پر یکساں نہیں ہوتے۔ قرض دہندہ وصولی کا تحفظ چاہتا ہے، جبکہ کسان کو اپنی پیداوار، اگلی کاشت اور گھرانے کی ضروریات کی حفاظت درکار ہوتی ہے۔ ان مقاصد کا معاہدے میں واضح ہونا بنیادی ضرورت ہے۔

مالی تنگی کے شکار مقروض کو مہلت دینے کے بارے میں سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:

﴿وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ﴾17

ترجمہ:اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو فراخی آنے تک اسے مہلت دینا ہے۔

یہ آیت حقیقی عجز کے موقع پر مہلت کا اصول بیان کرتی ہے۔ تکافل کی موجودگی اس ذمہ داری کا بدل نہیں؛ اگر واقعہ تحفظ کی حدود میں نہ آئے اور کسان واقعی معسر ہو تو محض دعویٰ مسترد ہونے سے اس کی استطاعت ثابت نہیں ہوجاتی۔

ادائیگی کی قدرت کے باوجود قرض کی ادائیگی مؤخر کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ»18

ترجمہ:مال دار کا ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

اس ارشاد سے حقیقی تنگ دستی اور باوجود استطاعت تاخیر کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے۔ کسان کے قرض اور تکافل کے دعوے کو جانچتے ہوئے یہی امتیاز ملحوظ ہونا چاہیے۔ ہر عدم ادائیگی دھوکا نہیں اور ہر مشکل ادائیگی کی ذمہ داری کو ختم بھی نہیں کرتی۔

پاکستان میں فصلوں کے قرض کی بیمہ اسکیم 2008سے متعلق تاریخی انتظام کے طور پر معروف ہے۔ مویشی کے قرض لینے والوں کے لیے اسٹیٹ بینک کا یکم نومبر 2013کا سرکلر بیماری، قدرتی آفت اور حادثات کے خطرات کے مقابل مالی رسائی بڑھانے کا مقصد بیان کرتا ہے۔19 اس تاریخی سرکلر کو جنوری–فروری 2026میں پہلی بار جاری شدہ نئی اسکیم کہنا درست نہیں۔

زرعی بیمہ کے سرکاری جائزے میں قرض سے منسلک تحفظ کے باعث کسان کی اضافی کاشت لاگت اور آمدن کے نقصان کی نامکمل حفاظت کی نشاندہی کی گئی ہے۔20اس سے ایک تجزیاتی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرض کے برابر تحفظ اور فصل کی معاشی قدر کے برابر تحفظ الگ مصنوعات ہیں۔ مثال کے طور پر کسان کا قرض ایک لاکھ روپے، مجموعی کاشت لاگت ڈیڑھ لاکھ اور متوقع فروخت اس سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ قرض کی ادائیگی ہوجانے سے اس کی تمام معاشی پوزیشن بحال نہیں ہوگی۔ یہ اعداد صرف توضیحی مثال ہیں۔

اس لیے فائدے کی تقسیم میں قرض دہندہ کے واجب حق، کسان کے اضافی تحفظ اور کسی دوسرے حق دار کا حصہ واضح کیا جائے۔ بٹائی کی صورت میں زمین کے مالک اور کاشت کار کے مفاد کی الگ شناخت بھی ضروری ہے۔ یکساں نقصان پر متضاد دعووں سے بچنے کے لیے اصل معاہدے، موجودہ واجبات اور تحفظ کی حد کی دستاویزی مطابقت قائم کی جائے۔

4. قانونی و شرعی نگرانی اور موجودہ تجربات کی علمی حیثیت

پاکستان میں زرعی تکافل کے امکانات کا جائزہ قانونی اجازت، شرعی نگرانی اور عملی تجربے کے باہمی تعلق سے وابستہ ہے۔ ایک منظم تجارتی تکافل اسکیم کو اختیار کردہ قانونی راستے کے مطابق چلنا ہوگا۔ مقامی رفاہی تعاون اور باقاعدہ تکافل کاروبار میں فرق باقی رہتا ہے؛ کسی کمیٹی کو محض نیک مقصد کی بنا پر تکافل ادارے کے تمام قانونی اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔

فیصلوں میں عدل کی پابندی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۂ نساء میں فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِٱلْعَدْلِ﴾21

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ:اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

دعووں کی منظوری، اخراجات کی تقسیم اور تنازعات کے حل میں اس اصول کی مناسبت واضح ہے۔ انصاف کے لیے فیصلہ کرنے والے کی مہارت، اختیار کی حد اور جواب دہی معلوم ہونا چاہیے۔

نگرانی اور جواب دہی کا اصول رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

«أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»22

ترجمہ:خبردار!تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص اپنی نگرانی میں آنے والوں کے بارے میں جواب دہ ہے۔

یہ ارشاد ذمہ داری کے ساتھ حساب دہی کا تعلق قائم کرتا ہے۔ تکافل میں انتظامی اختیار، شرعی نگرانی اور نقصان کے تخمینے کی ذمہ داریاں الگ ہونے کے باوجود سب اپنے دائرے میں قابلِ احتساب ہیں۔

تکافل قواعد 2012کی اصل دستاویز اجازت کے بغیر تکافل کاروبار شروع کرنے کی ممانعت اور شرعی مشیر کی ذمہ داریوں کو بیان کرتی ہے۔23اس بنیادی قانونی راستے کے ساتھ نافذ ترامیم اور متعلقہ دیگر ضابطوں کی پابندی ضروری ہے۔ یہاں کسی تاریخی دستاویز کی محدود اجازت کو موجودہ غیرمشروط استثنا قرار نہیں دیا جارہا۔

2024کے زرعی بیمہ جائزے میں سلام تکافل کے موسم سے متعلق اشاریاتی آزمائشی منصوبوں کا ذکر ملتا ہے۔24اس سے پاکستان میں عملی تجربے کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ تاہم کسی تجربے کی موجودگی قومی قبولیت، مسلسل منافع یا دعووں کی عمومی بروقت ادائیگی کا ثبوت نہیں۔ ان نتائج کے لیے آزاد جائزہ، واضح مدت اور مناسب اعداد درکار ہیں۔

شرعی نگرانی کو صرف مصنوع کی ابتدائی منظوری تک محدود کرنا بھی ناکافی ہوگا۔ حصہ وصولی، سرمایہ کاری، دعویٰ اور فاضل تقسیم میں منظور شدہ طریقہ برقرار رہنا چاہیے۔ نقصان کا تکنیکی تخمینہ متعلقہ ماہر کرے، جبکہ معاہدے کے شرعی اثرات کی جانچ اپنے تخصص کے تحت ہو۔ تخصص کے اس فرق کو برقرار رکھنے سے ذمہ داری کسی ایک فریق پر غیرمناسب طور پر نہیں ڈالی جاتی۔ کسان کی سطح پر اس نظم کا قابلِ فہم اظہار مختصر رکنیت کی دستاویز، واضح رابطہ اور قابلِ رسائی شکایت کے طریقے میں ہونا چاہیے۔

مبحث سوم:زرعی تکافل کے اطلاقی امکانات اور موزوں مصنوعات

زرعی تکافل کے امکانات اس وقت قابلِ جانچ بنتے ہیں جب عمومی تعاون کے تصور کو واضح مصنوعات اور عملی مراحل میں تبدیل کیا جائے۔ ایک ہی مصنوع تمام فصلوں، علاقوں اور گھرانوں کی ضرورت پوری نہیں کرسکتی۔ فصل کے لیے انفرادی نقصان کی تلافی، موسم کے اشاریے پر ادائیگی اور علاقے کی اوسط پیداوار سے منسلک تحفظ میں مختلف فوائد اور حدود ہیں۔ مویشی کے لیے شناخت، بیماری اور نگہداشت کی شرائط الگ نوعیت رکھتی ہیں۔ اسلامی مالیات کے ساتھ تعلق میں بھی قرض، بیع اور شراکت کے حقوق کو ایک دوسرے سے الگ رکھنا ضروری ہے۔ اس مبحث میں ان امکانات کو نافذ شدہ قومی کامیابیوں کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا، بلکہ ایسی قابلِ آزمائش صورتوں کے طور پر جانچا جائے گا جن کے لیے قانونی اجازت، شرعی منظوری اور مالی استعداد درکار ہیں۔ مقامی تنظیموں کا کردار رسائی اور آگاہی میں ہوسکتا ہے؛ خطرہ قبول کرنے اور فائدے کی حتمی ادائیگی کی ذمہ داری باقاعدہ معاہدے میں متعین ہونی چاہیے۔ ریاستی اعانت اور رفاہی وسائل رسائی بڑھا سکتے ہیں، لیکن ان کے شرعی مصرف اور مالی حدود کی الگ تحقیق ضروری ہے۔ ان امکانات کی اہمیت اس میں ہے کہ تحفظ کسان کے اصل مسئلے سے مناسبت رکھے، اس کی زبان میں سمجھایا جاسکے اور اس کے نتائج آزادانہ طور پر جانچے جاسکیں۔

1.فصلوں کا تحفظ اور نقصان کی تلافی کی مختلف صورتیں

فصل کے تکافل میں پہلا فیصلہ یہ ہے کہ فائدہ کس پیمانے پر ادا ہوگا۔ انفرادی تلافی میں متعلقہ کھیت کے جائز نقصان کا تخمینہ لیا جاتا ہے۔ موسمی اشاریے میں بارش یا درجۂ حرارت کی متعین حد ادائیگی کا سبب بنتی ہے، جبکہ علاقائی پیداوار کے اشاریے میں ایک مقرر علاقے کی اوسط پیداوار بنیادی پیمانہ ہوتی ہے۔ ان طریقوں کو ایک دوسرے کے مترادف سمجھنا کسان کے لیے غلط توقع پیدا کرے گا۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

فروخت شدہ پھلوں کو آفت پہنچنے کی صورت میں مالی حق کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟»25

ترجمہ:اگر تم اپنے بھائی کو پھل بیچو اور اسے کوئی آفت پہنچ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں؛ تم اپنے بھائی کا مال ناحق کس بنا پر لیتے ہو؟

یہ روایت ثمر کی بیع اور آفت کے مخصوص سیاق میں ہے۔ اس سے نقصان کے معاملے میں حق اور انصاف کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ جائحہ کے فقہی احکام کی تفصیل اپنی جگہ ہے؛ حدیث کو ہر زرعی قرض کی خودکار معافی یا ہر نقصان کی غیر مشروط تکافلی ادائیگی کا حکم نہیں بنایا جاسکتا۔

دوسروں کے مال پر ناحق دست درازی کی ممانعت سورۂ بقرہ میں یوں بیان ہوئی ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ﴾26

ترجمہ:اور اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ۔

اس اصل کا تقاضا ہے کہ حق دار کا جائز دعویٰ بلاجواز نہ روکا جائے اور غیر مستحق شخص بھی مشترک فنڈ سے فائدہ نہ لے۔ منصفانہ تخمینے میں دونوں پہلو جمع ہیں۔

انفرادی تخمینے کا فائدہ کھیت کے اصل واقعے سے تعلق ہے، لیکن معائنہ مہنگا اور تنازع کا امکان زیادہ ہوسکتا ہے۔ اشاریاتی طریقہ کم خرچ اور تیز ہوسکتا ہے، مگر اصل کھیت کا نقصان اور مقرر اشاریہ ہمیشہ ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اسے بنیادی عدم مطابقت کا خطرہ کہا جاتا ہے۔27اس صورت میں کسان کو واضح بتایا جائے کہ تحفظ ہر ممکن نقصان کا متبادل نہیں۔

مثلاً موسمی حد پوری ہونے پر متعین فائدہ ادا ہوسکتا ہے، خواہ ایک مخصوص کھیت کا نقصان نسبتاً کم ہو؛ اور ایک کھیت متاثر ہونے کے باوجود علاقائی حد پوری نہ ہونے سے ادائیگی نہ ہو۔ یہ عقد کی نوعیت سے پیدا ہونے والا فرق ہے۔ اس کی شرعی صحت کے لیے اہلیت، حقیقی زرعی مفاد، اشاریے اور فائدے کے تعلق کی مخصوص منظوری ضروری ہوگی۔

پاکستان کے لیے ایک ممکنہ راستہ محدود علاقوں میں پہلے ایک یا دو فصلوں کا آزمائشی تحفظ ہے۔ فصل کے حساس مراحل اور مقامی حالات کے مطابق پیمانہ منتخب کیا جائے۔ مختلف طریقوں کے تقابل میں فروخت شدہ معاہدوں کی تعداد کے ساتھ ادا شدہ فائدے، غیر مطمئن کسانوں اور مسترد دعووں کا جائزہ بھی شامل ہو۔ اس طرح آسان انتظام اور منصفانہ حفاظت کے درمیان حقیقی توازن معلوم ہوسکتا ہے۔

2.مویشی کا تکافل، شناخت اور نگہداشت کا مربوط نظام

مویشی کا تکافل جانور کی مالیت، شناخت اور قابلِ تحفظ واقعات کی تعیین چاہتا ہے۔ دودھ دینے والے جانور کی موت خاندان کے اثاثے کے ساتھ روزانہ آمدن بھی متاثر کرسکتی ہے، لیکن دونوں نقصانات کی ادائیگی تبھی ہوگی جب عقد میں دونوں شامل ہوں۔ صرف جانور کی قیمت کے تحفظ کو پوری آمدن کی حفاظت کہنا درست نہیں۔

مویشیوں کے معاشی اور معاشرتی منافع کا ذکر سورۂ نحل میں ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے:

﴿وَٱلْأَنْعَٰمَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَٰفِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾28

ترجمہ:اور مویشی بھی اس نے پیدا کیے؛ ان میں تمہارے لیے گرمی حاصل کرنے کے سامان اور دوسرے فائدے ہیں اور انہی میں سے تم کھاتے ہو۔

قرآن مویشی کے متعدد انسانی فوائد کا ذکر کرتا ہے۔ اس سے ان اثاثوں کی معاشی و غذائی اہمیت کی مناسبت واضح ہوتی ہے۔ جدید تکافل کی مخصوص شرط کا حکم الگ تحقیق سے متعین ہوگا۔

ہر کام میں حسنِ عمل کی تاکید کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ»29

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ:بے شک اللہ نے ہر چیز کے معاملے میں احسان لازم فرمایا ہے۔

یہ حدیث ذبح سمیت حسنِ عمل کی تاکید کے سیاق میں ہے۔ جانور کی نگہداشت اور اسے غیرضروری تکلیف سے بچانے کی اخلاقی مناسبت اس کے عمومی مفہوم سے واضح ہے۔ تکافل کی موجودگی صاحبِ جانور کو نگہداشت سے بے نیاز نہیں کرتی۔

ایک مجوزہ عملی ترتیب میں آغاز پر جانور کی منفرد شناخت، عمر، صحت اور مالیت کی تصدیق ہو۔ اس کے بعد ویکسین، علاج اور متعین حادثات کے لیے قابلِ فہم شرائط ہوں۔ موت کی اطلاع، معائنے اور ثبوت کے لیے ایسا طریقہ رکھا جائے جو دیہی فاصلے اور محدود وسائل سے مناسبت رکھتا ہو۔ اگر ثبوت کے حصول میں خود ادارہ تاخیر کرے تو اس کا نقصان صارف پر ڈالنا غیرمنصفانہ ہوگا۔

بیماری کے پہلے سے موجود ہونے اور تحفظ کے بعد پیدا ہونے کے درمیان فرق ضروری ہے، لیکن مبہم استثنا ہر بیماری کو سابقہ قرار دینے کا راستہ نہیں بننا چاہیے۔ اسی طرح جانور کی قیمت کا معیار ابتدائی تخمینہ، متفقہ قدر یا واقعے کے وقت بازار کی قدر ہوسکتا ہے؛ منتخب طریقہ پہلے لکھا جائے۔ بچ جانے والی قابلِ فروخت چیز، دوسرے تحفظ سے حاصل رقم اور مشترک ملکیت کے معاملات بھی واضح ہوں۔

خواتین کی عملی ملکیت یا نگہداشت کو صرف زمین کے کاغذات کی وجہ سے نظرانداز نہ کیا جائے۔ فائدہ وصول کرنے والے کی شناخت حقیقی حق اور قانونی اہلیت کے مطابق ہوگی۔ مقامی حیوانی معالجین کے ساتھ تعاون معائنہ اور بیماری سے بچاؤ میں مدد دے سکتا ہے، مگر معالج کا ایسا مالی مفاد نہ ہو جو نقصان بڑھا چڑھا کر دکھانے کی ترغیب دے۔ منظوری اور تخمینے میں مناسب علیحدگی اعتماد بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

3.اسلامی زرعی مالیات اور تکافل کی تکمیلی مناسبت

اسلامی زرعی مالیات میں مختلف عقود کے ذریعے وسائل فراہم کیے جاسکتے ہیں، مگر تکافل ان عقود کی ذمہ داریوں کو تبدیل کرنے کا عمومی اختیار نہیں دیتا۔ مرابحہ میں خریدوفروخت، سلم میں مستقبل کی متعین جنس کی ادائیگی اور شراکت میں نفع و نقصان کے قواعد الگ ہیں۔ تحفظ منسلک کرتے وقت دیکھا جائے کہ خطرے کا اصل ذمہ دار کون ہے اور فائدہ کس حق کی تلافی کرے گا۔

مالی معاملات میں باہمی رضامندی کی اہمیت سورۂ نساء میں یوں بیان ہوئی ہے:

﴿إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ﴾30

ترجمہ:مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

رضامندی صرف دستخط کا نام نہیں؛ متعلقہ ذمہ داریوں اور لازمی اخراجات کا قابلِ فہم علم بھی ضروری ہے۔ اگر زرعی مالی سہولت کے ساتھ تکافل لازم ہو تو اس کی قیمت، مدت اور متبادل راستے واضح کیے جائیں۔

خریدوفروخت میں سچائی اور حقیقت کے اظہار کی برکت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا»31

ترجمہ:اگر دونوں سچ بولیں اور حقیقت واضح کریں تو ان کی خریدوفروخت میں برکت دی جاتی ہے۔

یہ حدیث بیع کے سیاق میں صدق اور اظہارِ حقیقت کی اہمیت بیان کرتی ہے۔ اس اصول کی تکافلی مناسبت مخفی فیس، مبہم استثنا اور نامکمل معلومات سے اجتناب میں ہے۔

معاہدوں کے امتزاج میں عملی غلطی اس وقت ہوسکتی ہے جب ہر قسم کے مالی خطرے کو کسان پر منتقل کردیا جائے۔ مثال کے طور پر کسی اثاثے کی ملکیت کے مخصوص مرحلے میں جو ذمہ داری بیچنے والے کی ہو، اسے محض تکافل کے ذکر سے دوسرے فریق کی ذاتی ذمہ داری نہیں بنایا جاسکتا۔ اسی طرح شراکت میں کاروباری نقصان کے اصول کو محفوظ رکھنے کے ساتھ تکافل کے ذریعے مخصوص بیرونی خطرے کا انتظام کیا جائے؛ ہر حال میں اصل سرمایہ اور متعین منافع کی ضمانت کا مفروضہ اختیار نہ کیا جائے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

سلم میں فصل کی متوقع پیداوار اور واجب الادا متعین جنس ایک جیسے تصورات نہیں۔ اصل ذمہ داری کی تعیین، جائز متبادل انتظام اور تکافل سے حاصل فائدے کا استعمال الگ معاہداتی جانچ چاہتے ہیں۔ اس لیے کسی ایک مالی عقد کے لیے تیار کردہ تکافلی دستاویز دوسرے عقد پر جوں کی توں نافذ نہ ہو۔

موزوں انتظام میں کسان کو مالی عقد اور تکافل کی الگ دستاویزیں دی جاسکتی ہیں، جن میں باہمی تعلق واضح ہو۔ ادائیگی کی تقسیم کا طریقہ، باقی قرض اور کسان کی طرف منتقل ہونے والی رقم معلوم ہو۔ مالی ادارہ تحفظ بیچنے کی خدمت پر اجرت لے تو اس کے مالی مفاد کا اظہار بھی ہو۔ اس نظم سے تکافل مالی رسائی کا معاون بن سکتا ہے، لیکن رسائی بڑھنے کا حتمی اثر میدان میں الگ تحقیق سے ثابت ہوگا۔ نظریاتی امکان اور ثابت شدہ نتیجے کے درمیان فرق برقرار رہنا چاہیے۔

4.ریاستی اعانت، وقف اور مقامی اداروں کی شرکت

کسان کی استطاعت کم ہو اور خطرے کے مطابق حصۂ تکافل زیادہ بنے تو ریاستی یا رفاہی اعانت رسائی میں مدد دے سکتی ہے۔ تاہم اعانت کا مقصد، مستحق طبقہ اور مالی ذریعہ الگ واضح ہونا چاہیے۔ عمومی بجٹ، رضاکارانہ عطیہ، وقف کی آمدن اور زکوٰۃ ایک جیسے مصرفی قواعد نہیں رکھتے۔ ان کو ایک مشترک غیرمقید رقم سمجھنا شرعی اور انتظامی غلطی ہوگی۔

پاکیزہ کمائی اور زمین کی پیداوار سے خرچ کرنے کی ترغیب سورۂ بقرہ میں یوں دی گئی ہے:

﴿أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ﴾32

ترجمہ:اپنی پاکیزہ کمائی اور ان چیزوں میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں۔

یہ ارشاد پاکیزہ مال سے انفاق کی بنیاد بیان کرتا ہے۔ زرعی معاش کی معاونت اس کا ایک ممکنہ معاشرتی مصرف ہوسکتی ہے، لیکن مخصوص شرعی مالی ذریعے کی شرائط برقرار رہیں گی۔

مشترک وسائل کی منصفانہ تقسیم کے متعلق اشعری صحابہؓ کے طرزِ عمل کو سراہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ»33

ترجمہ:وہ اپنے پاس موجود چیزیں ایک کپڑے میں جمع کرتے، پھر انہیں ایک برتن کے پیمانے سے آپس میں برابر تقسیم کرلیتے۔

اشعری صحابہ کے تعاون کی اس نبوی تحسین سے ضرورت کے وقت مشترک وسائل کی فضیلت سامنے آتی ہے۔ اسے جدید فنڈ کی یکساں شرح یا ہر شخص کو برابر فائدے کا لازمی مالی قاعدہ کہنا درست نہیں؛ تکافل کی ادائیگی اپنے جائز، متفقہ حقوق سے متعین ہوگی۔

ریاستی اعانت کے لیے ایک مجوزہ طریقہ استطاعت اور حقیقی تحفظ کی بنیاد پر تدریجی مدد ہے۔ چھوٹے کسان کے حصے میں نسبتاً زیادہ معاونت ہو، لیکن بڑے مالک کے نام پر تقسیم شدہ کاغذی قطعات سے اعانت حاصل کرنے کا راستہ بند ہو۔ شفاف اہلیت، آزاد تصدیق اور امداد کی بالائی حد اس خطرے کو کم کرسکتی ہے۔ یہ ایک تجویز ہے، فروری 2026میں نافذ شدہ قومی پالیسی کا دعویٰ نہیں۔

وقف کی صورت میں واقف کی شرط اور فنڈ کی پائیداری ملحوظ ہوگی۔ وقف کی آمدن سے اہل گھرانوں کا حصہ ادا کرنا اور وقف کے اصل سرمایہ سے غیرمحدود دعوے قبول کرنا مختلف اقدامات ہیں۔ زکوٰۃ کے استعمال میں مستحق کی حیثیت اور متعلقہ فقہی شرائط کی مخصوص تحقیق ضروری ہے؛ تمام شرکاء کے عمومی تجارتی فنڈ میں بے قید انتقال کو خودکار طور پر جائز نہ سمجھا جائے۔

مقامی کسان تنظیمیں اور مسجد کے ذمہ دار افراد آگاہی اور رابطے میں معاون ہوسکتے ہیں، لیکن اعتماد ان پر معاہدہ فروخت کرنے کا غیرمشروط اختیار نہیں بناتا۔ مالی کردار اختیار کرنے پر واضح قانونی حیثیت، تربیت اور حساب دہی چاہیے۔ اسکیم میں شمولیت کے لیے مذہبی دباؤ کے بجائے فائدے، قیمت اور حدود سمجھائی جائیں۔ رضاکارانہ اعتماد اس وقت مضبوط ہوگا جب کسان کو غیرمناسب مصنوع قبول نہ کرنے کی حقیقی آزادی بھی حاصل ہو۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مبحث چہارم: عملی مشکلات، تنقیدی جانچ اور اصلاحی حکمتِ عملی

زرعی تکافل کی عملی مشکلات کو صرف کسان کی عدم دلچسپی سے منسوب کرنا ناکافی ہے۔ بعض رکاوٹیں قیمت اور استطاعت سے، بعض معلومات اور معاہدے سے، اور بعض پورے علاقے کو متاثر کرنے والی آفات سے متعلق ہیں۔ ایک کم قیمت مصنوع ناقص تحفظ دے سکتی ہے، جبکہ عمدہ تحفظ کا حصہ کم آمدن والے کسان کی استطاعت سے باہر ہوسکتا ہے۔ اسی طرح تیز ادائیگی کا اشاریاتی طریقہ کھیت کے اصل نقصان سے نامکمل مناسبت رکھ سکتا ہے، اور مفصل انفرادی تخمینہ بروقت فائدہ پہنچانے میں تاخیر کرسکتا ہے۔ اس مبحث میں انہی عملی توازنات کو موضوع بنایا جائے گا۔ خطرے کے لیے مناسب شرح، معتبر معلومات، صارف کی سمجھ اور آزاد نگرانی کو ایک ہی نظم میں رکھنا ضروری ہے۔ کسی ایک کمی کی تلافی محض شرعی نام یا جدید ٹیکنالوجی سے نہیں ہوسکتی۔ اصلاحی طریقوں کو بھی مالی اور انتظامی حدود کے ساتھ جانچنا ہوگا؛ غیر محدود سرکاری مدد اور ہر نقصان کی یقینی ادائیگی جیسے مفروضے قابلِ اعتماد پالیسی نہیں بناتے۔ اس لیے یہاں مشکلات کے ساتھ ایسی سفارشات بیان ہوں گی جن کے نتائج آزمائشی مرحلے میں ناپے جاسکیں۔ مقصد تکافل کے امکانات کو رد کرنا نہیں، بلکہ ان شرائط کی تعیین ہے جن کے بغیر یہ امکانات دعوے کی سطح پر رہیں گے۔

1.مالی استطاعت، مناسب شرح اور مشترک تباہ کن خطرہ

کسان کی استطاعت اور فنڈ کی پائیداری کے درمیان توازن زرعی تکافل کا بنیادی عملی مسئلہ ہے۔ شرح بہت کم رکھی جائے تو دعووں کی ادائیگی متاثر ہوسکتی ہے؛ بہت زیادہ ہو تو چھوٹے کسان باہر رہ جائیں گے۔ صحیح شرح کے لیے متوقع نقصان، انتظامی خرچ، دوبارہ تکافل اور مالی ذخائر کی ضرورت کو الگ پہچاننا چاہیے۔ سیاسی یا تشہیری مقبولیت خطرے کی حقیقی لاگت نہیں بدلتی۔

عدل اور احسان کا جامع حکم سورۂ نحل میں ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُ بِٱلۡعَدۡلِ وَٱلۡإِحۡسَٰنِ﴾34

ترجمہ:بے شک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

عدل کا تقاضا ہے کہ قیمت اور فائدے کی نسبت منصفانہ ہو، جبکہ احسان کم استطاعت والے گھرانوں کی جائز معاونت کی ترغیب دیتا ہے۔ ان دونوں کو جمع کرنے کے لیے مدد کا ذریعہ واضح ہونا چاہیے؛ فنڈ کو ناقابلِ برداشت ذمہ داری دینا بھی دوسرے شرکاء کے حق کو متاثر کرسکتا ہے۔

تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرنے کی فضیلت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»35

ترجمہ:جو تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے، اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا۔

اس سے مستحق کی سہولت کی فضیلت واضح ہے۔ زرعی تکافل میں مناسب ادائیگی کا وقت اور ہدفی اعانت اس کی عملی مناسبت رکھتے ہیں؛ تاہم ان کا مالی انتظام پائیدار اور معلوم ہونا چاہیے۔

باہمی مرتبط خطرے میں شرکاء کی تعداد بڑھنا بذاتِ خود کافی نہیں۔ اگر ایک ہزار کھیت ایک ہی سیلابی پٹی میں ہوں تو وہ بیک وقت متاثر ہوسکتے ہیں۔ مختلف علاقوں، فصلوں اور موسموں کی شمولیت بعض خطرات کی تقسیم بہتر کرسکتی ہے، مگر بڑے قومی موسم یا وبا کے اثرات پھر بھی باقی رہیں گے۔ جغرافیائی وسعت خطرہ کم کرسکتی ہے، ختم نہیں کرتی۔

توضیحی طور پر فرض کیا جائے کہ فنڈ میں ایک کروڑ روپے ہوں اور ایک آفت سے جائز دعوے ڈیڑھ کروڑ ہوجائیں۔ اس فرق کو صرف تعاون کی اپیل سے ادا شدہ نقدی نہیں بنایا جاسکتا۔ پہلے سے منظور شدہ ذخائر، دوبارہ تکافل، قرضِ حسن یا متعین بیرونی مدد کی عملی دستیابی درکار ہوگی۔ یہ مثال کسی پاکستانی ادارے کی مالی حالت کا بیان نہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

مالی پائیداری کی جانچ میں معمول، شدید اور تباہ کن نقصان کے الگ منظرنامے بنائے جائیں۔ فائدوں کی بالائی حد، اپنی ذمہ داری اور ادائیگی کی زمانی استطاعت معلوم ہو۔ بیرونی تحفظ کے معاہدے میں استثنا ہو تو اصل فنڈ کی وعدہ کردہ ادائیگی متاثر ہونے کا خطرہ دیکھا جائے۔ سرکاری اعانت بھی منظور شدہ بجٹ اور وصولی کے وقت سے مشروط ہوسکتی ہے؛ اسے نقدی کے غیر محدود متبادل کے طور پر نہ گنا جائے۔

فاضل تقسیم میں بھی احتیاط ضروری ہے۔ اچھے موسم کی بچت کو مکمل تقسیم کردینے سے آئندہ خراب موسم میں کمزوری پیدا ہوسکتی ہے۔ مناسب ذخیرے کا اختیار شرکاء کو سمجھایا جائے اور اس کی جانچ آزاد حسابی و شرعی نگرانی میں ہو۔ یوں استطاعت کی مشکل کا حل فنڈ کی ذمہ داری چھپانے کے بجائے قیمت، مدد اور حقیقی خطرے کے شفاف توازن میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

2.معلومات کی کمی، اشاریاتی عدم مطابقت اور ڈیجیٹل حدود

زرعی تکافل کے لیے معتبر معلومات صرف مصنوع بنانے کے آغاز میں نہیں، بلکہ دعوے کے وقت بھی ضروری ہیں۔ موسم کا مقام، زمین کی شناخت، کاشت کی تاریخ اور پیداوار کا درست تخمینہ قیمت اور فائدے کو متاثر کرتے ہیں۔ کمزور ریکارڈ سے خطرے کی غلط درجہ بندی، غیرمنصفانہ قیمت اور ادائیگی پر تنازع پیدا ہوسکتا ہے۔ ڈیجیٹل نظام اسی وقت معاون ہے جب اس میں داخل معلومات معتبر ہوں۔

خبر کی تحقیق اور غیرمحتاط اقدام کے نقصان سے بچنے کے بارے میں سورۂ حجرات میں حکم ہے:

﴿فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ﴾36

ترجمہ: تحقیق کرلیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی گروہ کو نقصان پہنچاؤ، پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔

یہ آیت فاسق کی خبر کے سیاق میں تصدیق کا حکم دیتی ہے۔ معلومات پر مبنی فیصلوں میں ضرر سے بچنے کی عمومی مناسبت یہاں اہم ہے، لیکن ہر موسمی آلے کو اس سیاق کے شخص کے حکم میں رکھنا درست نہیں۔ مطلوب اصول تحقیق اور نتیجے کی ذمہ داری ہے۔

بغیر علم کے کسی بات کی پیروی سے روکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۂ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌ﴾37

ترجمہ:اور اس چیز کے پیچھے نہ چلو جس کا تمہیں علم نہیں۔

اس اصول کی تحقیقی مناسبت غیرثابت شدہ اعداد، غلط مقام اور غیرمعلوم اشاریے سے فیصلہ کرنے سے احتراز میں ہے۔ کسان کے تحفظ میں مفروضے کو حقیقت بناکر پیش کرنا علمی اور اخلاقی دونوں حیثیتوں سے ناقص ہے۔

بنیادی عدم مطابقت تین سطحوں پر سمجھنا مفید ہے:آلے اور کھیت کے مقام میں فاصلہ، فصل کے حساس مرحلے اور پیمائش کی مدت میں فرق، اور علاقے کی اوسط پیداوار اور خاص کھیت کے نقصان میں فرق۔ ان میں ہر کمی کا علاج ایک جیسا نہیں۔ مزید مقامی آلہ پہلے فرق کو کم کرسکتا ہے، مگر غلط موسمی مدت کا مسئلہ الگ اصلاح چاہتا ہے۔

موزوں اشاریے کے لیے تاریخی معلومات پر ابتدائی جانچ، دوسرے نمونے پر تصدیق اور موجودہ موسم میں مشاہدہ کیا جائے۔ صرف اسی ریکارڈ پر اچھا نتیجہ حاصل کرنا جس سے اشاریہ بنایا گیا ہو، آئندہ کارکردگی کا کافی ثبوت نہیں۔ علاقائی پیداوار کے لیے نمونے کی نمائندگی، فصل کاٹنے کے تجربات اور آزاد تصدیق اہم ہیں۔ شہری مقام کی بارش کو بڑے دیہی علاقے کی ہر فصل کے لیے استعمال کرنا مخصوص جانچ کے بغیر مناسب نہیں۔

ڈیجیٹل رجسٹریشن میں بھی متبادل راستہ ہونا چاہیے۔ غلط شناخت، موبائل کی ملکیت اور کم رابطہ رسائی چھوٹے کسان کو متاثر کرسکتے ہیں۔ مقامی دفتر یا تربیت یافتہ رابطہ کار سے رجسٹریشن کی سہولت، تصحیح کا واضح طریقہ اور رسید اس مشکل کو کم کرسکتے ہیں۔ کسان کی معلومات صرف ضروری مقصد کے لیے جمع ہوں اور غیرمتعلق تجارتی استعمال کے لیے واضح اجازت درکار ہو۔

اشاریاتی مصنوع کی سمجھ جانچنے کے لیے کسان سے دو مثالوں کا فیصلہ کروایا جاسکتا ہے:نقصان ہو مگر حد پوری نہ ہو، اور حد پوری ہو مگر ذاتی نقصان کم ہو۔ اگر جواب واضح نہ ہو تو مزید وضاحت ضروری ہے۔ دستخط یا موبائل پر منظوری کی علامت اس فہم کا کافی ثبوت نہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

3.اعتماد، اخلاقی خطرہ اور دعووں کی منصفانہ ادائیگی

تکافل میں اعتماد صرف مذہبی نسبت سے پیدا نہیں ہوتا؛ وعدے کی عملی پابندی اسے قائم رکھتی ہے۔ ادارہ خطرے اور استثنا کی مکمل بات کرے، کسان حقیقی صورتِ حال بیان کرے اور معائنہ کرنے والا آزادانہ تخمینہ دے۔ کسی ایک طرف کی غلطی مشترک فنڈ اور دوسرے حق داروں کو متاثر کرسکتی ہے۔ اخلاقی خطرہ اس امکان کا نام ہے کہ تحفظ کی موجودگی رویے کو غیرذمہ دار بنا دے یا کوئی فریق معلومات چھپا کر فائدہ حاصل کرے۔

دھوکے اور حقیقت چھپانے کی مذمت میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»38

ترجمہ:جس نے دھوکا دیا وہ میرے طریقے پر نہیں۔

غلہ کی پوشیدہ نمی کے واقعے میں یہ ارشاد ظاہر اور باطن کے فرق کو چھپانے کی مذمت کرتا ہے۔ تکافل میں بیمار جانور کو صحت مند ظاہر کرنا، مصنوع کی بڑی حدود چھپانا یا نقصان کے تخمینے میں غلط بیانی اسی اخلاقی اصل سے متعلق ہیں۔ یہ تنبیہ صرف کسان کے لیے نہیں؛ فروخت کنندہ اور ادارہ بھی اس کے مخاطب ہیں۔

خریدوفروخت میں کتمان اور جھوٹ کے اثرات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»39

ترجمہ:اور اگر دونوں حقیقت چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی خریدوفروخت کی برکت مٹادی جاتی ہے۔

صدق اور اظہارِ حقیقت مالی اعتماد کی بنیاد ہیں۔ ان کی تکافلی مناسبت یہ ہے کہ فیس، فائدہ، عدم ادائیگی کی وجوہ اور شکایت کا طریقہ واضح رکھا جائے۔

منصفانہ دعوے کے لیے واقعے کی اطلاع، ابتدائی تصدیق، ضروری دستاویز، حتمی فیصلہ اور ادائیگی کی الگ مدتیں مقرر ہونی چاہئیں۔ کسان کو کم از کم یہ معلوم ہو کہ درخواست کس مرحلے پر ہے اور مزید کیا مطلوب ہے۔ ایک ہی ثبوت بار بار مانگنا یا غیرضروری کاغذات کے لیے دور دراز سفر لازم کرنا انتظامی لاگت کو متاثرہ شخص پر منتقل کرتا ہے۔

ناجائز دعوے سے بچاؤ بھی ضروری ہے، لیکن عمومی بداعتمادی سے ہر متاثرہ شخص کو مشتبہ قرار دینا مناسب نہیں۔ نقصان کی تکرار، جانور کی شناخت میں تبدیلی یا کاشت کی غیرمطابق تاریخ جیسے اشاروں کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ فیصلہ معتبر ثبوت پر ہو، محض سماجی اثر یا ذاتی تعلق پر نہیں۔ ادارے کی داخلی جانچ کے بعد بھی آزاد شکایت یا اپیل کا راستہ موجود ہونا چاہیے۔

فروخت کے مرحلے میں تربیت یافتہ نمائندہ مختصر معاہدہ مقامی زبان میں سمجھائے۔ کسان سے پوچھا جائے کہ کن حالات میں ادائیگی نہیں ہوگی؛ اس جواب سے سمجھ کی کمزوری سامنے آسکتی ہے۔ مذہبی اہل علم کا معاون کردار شرعی ساخت سمجھانا ہوسکتا ہے، لیکن کسی ادارے کے تجارتی مفاد کے لیے غیرمحدود ضمانت کا تاثر دینا مناسب نہیں۔

اعتماد کی جانچ میں نئے شرکاء کے ساتھ تجدید، شکایت، مسترد دعوے اور ادائیگی کے بعد اطمینان کے پیمانے بھی شامل ہوں۔ صرف فروخت بڑھنا کامیابی نہیں، کیونکہ قرض کے ساتھ لازمی شمولیت سے تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اختیار کے ساتھ تجدید اور قابلِ فہم معاہدہ بہتر اشارے ہیں، تاہم ان سے بھی معاشی فائدے کی علت ازخود ثابت نہیں ہوتی۔

4.تدریجی نفاذ، آزاد جائزہ اور قابلِ پیمائش کامیابی

زرعی تکافل کے اصلاحی پروگرام کا آغاز محدود اور قابلِ جانچ دائرے سے ہونا چاہیے۔ پہلے مرحلے میں ایسے علاقے منتخب کیے جائیں جہاں معلومات، مقامی رابطے اور متعلقہ ماہرین کی سہولت موجود ہو۔ بعد میں مشکل علاقوں کے لیے اضافی انتظام بنایا جائے۔ صرف آسان علاقوں کی کامیابی سے پورے پاکستان کے لیے نتیجہ اخذ کرنا علمی طور پر نامناسب ہوگا۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

مدت مقررہ کے قرض کو تحریر میں لانے کا حکم سورۂ بقرہ میں یوں دیا گیا ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ﴾40

ترجمہ:اے ایمان والو!جب تم مقرر مدت تک قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

یہ حکم مؤجل دین کی دستاویز سے متعلق ہے۔ اس کی مناسبت واضح اور محفوظ مالی ریکارڈ کی اہمیت میں ہے؛ تکافل کی ہر شرط کا تفصیلی حکم اسی آیت سے اخذ نہیں کیا جارہا۔

خیر خواہی کی دینی اہمیت رسول اللہ ﷺ نے ان جامع الفاظ میں بیان فرمائی:

«الدِّينُ النَّصِيحَةُ»41

ترجمہ:دین خیر خواہی ہے۔

خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ صارف کو وہ تحفظ دیا جائے جس کی اسے ضرورت ہے اور اسے مصنوع کی حدود بتائی جائیں۔ کسی منصوبے کی کمزوری کو چھپانا ادارے یا کسان دونوں کی حقیقی خیر خواہی نہیں۔

ابتدائی پروگرام کے لیے پانچ پیمانے مفید ہیں:اہل گھرانوں میں رسائی، تحفظ کی سمجھ، جائز فائدے کی بروقت ادائیگی، فنڈ کی مالی استطاعت اور شکایت کے حل کی کیفیت۔ ان کی تعریف پہلے لکھی جائے تاکہ کامیابی کے بعد پیمانہ بدلنے کا امکان کم ہو۔ رسائی میں منفرد گھرانہ اور معاہدوں کی تعداد الگ رکھی جائے؛ ایک گھرانے کے متعدد معاہدے کئی نئے کسانوں کی شمولیت نہیں ہوتے۔

مالی جانچ میں جمع شدہ حصوں، انتظامی اخراجات، ادا شدہ دعووں، باقی واجبات اور بیرونی مدد کا الگ اظہار ہو۔ سرکاری اعانت کے ساتھ چلنے والے منصوبے کو مکمل خودکفیل کہنا درست نہیں۔ اگر مدد کم کردی جائے تو تجدید اور تحفظ کس حد تک برقرار رہتا ہے، اس سوال کی الگ جانچ ضروری ہے۔

معاشی اثر کے لیے صرف محفوظ کسانوں کی آمدن دیکھنا بھی کافی نہیں۔ بہتر وسائل والے گھرانے پہلے شمولیت اختیار کرسکتے ہیں۔ مناسب تقابلی گروہ، پہلے کی صورتِ حال اور علاقے یا فصل کے فرق کو شامل کرکے مطالعہ کیا جائے۔ جہاں ممکن ہو مرحلہ وار رسائی کے ذریعے زیادہ معتبر تقابل بنایا جاسکتا ہے۔ یہ مضمون ایسی میدان کی تحقیق نہیں کرتا؛ اس کا مقصد آئندہ تجرباتی مطالعے کے لیے صحیح سوالات اور معیار فراہم کرنا ہے۔

نفاذ کے ساتھ ادارہ جاتی ذمہ داریاں تحریری ہوں:معلومات کس کی، خطرہ کس کا، منظوری کس کی اور شکایت کا فیصلہ کس کے اختیار میں ہے۔ اگر آزمائشی مرحلے میں مسلسل عدم مطابقت، غیر مناسب فیس یا تاخیر سامنے آئے تو پہلے اصلاح کی جائے، پھر توسیع ہو۔ بعض مصنوعات کو بند کرنا بھی درست جائزے کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ قابلِ پیمائش شواہد پر توسیع تکافل کی ساکھ، کسان کے مفاد اور مشترک فنڈ کی پائیداری کو ایک ساتھ محفوظ رکھ سکتی ہے۔

خلاصہ بحث

زرعی تکافل پاکستان میں خطرات کے مالی اثرات کو مشترک تعاون کے ذریعے تقسیم کرنے کا ایک اہم امکان پیش کرتا ہے۔ شرعی نصوص تعاون، امانت، وفائے عقد اور معاشی انصاف کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، لیکن کسی مخصوص مصنوع کی صحت اس کی معاہداتی ساخت اور عملی اجرا کی جانچ چاہتی ہے۔ مطالعے سے واضح ہوا کہ زرعی خطرہ اور عقد میں ممنوع غرر الگ مسائل ہیں، تبرع کی بنیاد شفافیت کی ضرورت ختم نہیں کرتی، اور تکافل کے ساتھ منسلک مالی عقد اپنے مستقل احکام رکھتا ہے۔ پاکستانی زرعی معیشت کی وسعت اور فصل و مویشی کی اہمیت مالی تحفظ کی ضرورت ظاہر کرتی ہے؛ تاہم مجموعی اعداد کسی خاص تکافلی مصنوع کے مؤثر ہونے کا حتمی ثبوت نہیں۔ قرض کی حفاظت، فصل کی لاگت کی تلافی اور گھرانے کی معاشی بحالی میں فرق ضروری ہے۔ اسی طرح انفرادی نقصان، موسمی اشاریہ اور علاقائی پیداوار کے طریقے مختلف حدود رکھتے ہیں۔ مالی استطاعت، معتبر معلومات، بنیادی عدم مطابقت، منصفانہ دعویٰ، دوبارہ تکافل اور قابلِ رسائی شکایت اس نظام کی بنیادی عملی شرائط

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ہیں۔ ریاستی و رفاہی اعانت رسائی بڑھا سکتی ہے، بشرطیکہ اہلیت، مصرف اور مالی حدود واضح ہوں۔ تحقیق کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ مذہبی قبولیت اور تکنیکی سہولت مل کر بھی شفاف انتظام اور مالی پائیداری کا بدل نہیں بنتیں۔ مؤثر زرعی تکافل وہ ہوگا جس کا تحفظ کسان کی حقیقی ضرورت سے مناسبت رکھے، جس کے حقوق وہ سمجھ سکے اور جس کے فوائد بروقت اور منصفانہ پہنچیں۔

تجاویز و سفارشات

1. زرعی تکافل کے لیے ایسے نمونہ معاہدے تیار کیے جائیں جو فصل، مویشی اور متعلقہ مالی عقد کے لحاظ سے الگ ہوں۔ حصہ، اجرت، تحفظ کی مدت، فائدے کی حد اور عدم ادائیگی کی بنیادی وجوہ مختصر اور قابلِ فہم صورت میں سامنے آئیں۔

2. اہلیت میں حقیقی زرعی مفاد اور معاشی نقصان برداشت کرنے والے کی شناخت شامل ہو۔ چھوٹے مالکان کے ساتھ مزارع، بٹائی دار اور محدود مویشی رکھنے والے گھرانوں کی رسائی کے لیے مناسب دستاویزی متبادل بنائے جائیں۔

3. قرض کی حفاظت اور معاش کے اضافی تحفظ کو الگ بیان کیا جائے۔ کسان کو معلوم ہو کہ فائدے میں مالی ادارے کا حق کتنا اور اس کے اپنے استعمال کے لیے باقی رقم کتنی ہوگی۔

4. موسمی اور پیداوار کے اشاریوں کی آزاد جانچ ہو۔ علاقے، فصل کے حساس مرحلے اور پیمائش کی مدت سے مناسبت ثابت کیے بغیر ایک ہی پیمانہ وسیع علاقوں پر نافذ نہ کیا جائے۔

5. فنڈ اور ادارے کے حسابات الگ اور قابلِ جانچ رہیں۔ خسارے کی تلافی، قرضِ حسن کی واپسی، ذخائر اور فاضل تقسیم کی ترتیب رکنیت کی دستاویز میں واضح ہو۔

6. دوبارہ تکافل اور تباہ کن خطرے کے لیے حقیقی مالی استطاعت پہلے قائم کی جائے۔ بیرونی معاہدے کی حدود اور نقدی کی دستیابی کی جانچ کے بغیر بڑے پیمانے پر تحفظ کے وعدے نہ کیے جائیں۔

7. ریاستی اعانت محدود، ہدفی اور قابلِ حساب ہو۔ اس کی لاگت کو اصل شرح سے الگ ظاہر کیا جائے اور بڑے مالکان کے کاغذی تقسیم کے ذریعے غیر مستحق فائدے کو روکا جائے۔

8. وقف، صدقات اور زکوٰۃ کے لیے الگ فقہی و انتظامی پالیسی ہو۔ مخصوص شرعی مصرف کو عمومی تجارتی فنڈ کی ضرورت میں تحلیل نہ کیا جائے؛ بالخصوص زکوٰۃ کے استعمال پر مستقل مستند تحقیق کی جائے۔

9. دعوے کی اطلاع، فیصلہ اور ادائیگی کی مدتیں متعین ہوں۔ کسان کو مقامی زبان میں رابطہ، درخواست کی کیفیت اور آزاد شکایت کا راستہ دیا جائے۔

10. ڈیجیٹل سہولت کے ساتھ غیرڈیجیٹل رجسٹریشن اور تصحیح کا راستہ موجود ہو۔ معلومات کی حفاظت، ضروری استعمال اور کسان کی اجازت کے لیے واضح قواعد اختیار کیے جائیں۔

11. آگاہی کو صرف شرعی جواز کی تشہیر تک محدود نہ رکھا جائے۔ کسان کو خصوصاً ایسی مثالیں سمجھائی جائیں جن میں اصل نقصان ہونے کے باوجود اشاریے کی وجہ سے فائدہ ادا نہیں ہوگا۔

12. آئندہ میدان کی تحقیق میں تجدید، معاہدے کی سمجھ، ادائیگی کے وقت، بنیادی عدم مطابقت اور اگلے موسم کی کاشت کو بنیادی پیمانے بنایا جائے۔ مناسب تقابلی گروہ کے بغیر آمدن یا غربت پر علت و معلول کا دعویٰ نہ کیا جائے۔

13. ابتدائی پروگرام کے بعد آزاد علمی و مالی جائزہ شائع ہو۔ توسیع کا فیصلہ فروخت کی تعداد کے ساتھ انصاف، مالی استطاعت اور کسان کی حقیقی منفعت کے شواہد پر کیا جائے۔

حواشی و حوالہ جات

1 المائدہ، 5:2-

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

2 مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوری، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: 2699a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:2699a-
3 البقرہ، 2:275-
4 مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوری، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر، رقم: 1513، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:1513-
5 مجمع الفقه الإسلامي الدولي، «قرار بشأن التأمين وإعادة التأمين»، قرار نمبر 9، دوسرا اجلاس، جدہ، 28 دسمبر 1985، https://iifa-aifi.org/1596.html-
6 النساء، 4:58-
7 المائدہ، 5:1-
8 سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، تکافل قواعد 2012، ایس آر او 877(I)/2012، 16 جولائی 2012، اصل متن، قواعد 13، 15، 17، 2-2012-Takaful-rules-https://www.secp.gov.pk/document/-/
9 ہود، 11:61-
10 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، رقم: 2320، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:2320-
11 الحشر، 59:7-
12 مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوری، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، رقم: 2586a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:2586a-
13 وزارتِ خزانہ، حکومتِ پاکستان، پاکستان اقتصادی سروے 2024–25 (اسلام آباد: وزارتِ خزانہ، 2025)، باب «زراعت»، 21–22، 27، https://www.finance.gov.pk/survey/chapter_25/2_Agriculture.pdf-
14 یوسف، 12:47-
15 مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوری، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ما قاله شرعاً دون ما ذكره من معايش الدنيا، رقم: 2363، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:2363-
16 عالمی بینک، «پاکستان: سیلاب کے مادی نقصانات اور معاشی خسارے 30 ارب ڈالر سے زیادہ؛ بحالی کی ضروریات 16 ارب ڈالر سے زیادہ»، مشترک بعد از آفت جائزے کا اعلان، 28 اکتوبر 2022، https://www.worldbank.org/en/news/press-release/2022/10/28/pakistan-flood-damages-and-economic-losses-over-usd-30-billion-and-reconstruction-needs-over-usd-16-billion-new-assessme-
17 البقرہ، 2:280-
18 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب في الاستقراض، باب مطل الغني ظلم، رقم: 2400، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:2400-
19 اسٹیٹ بینک آف پاکستان، «قرض لینے والوں کے لیے مویشی بیمہ اسکیم»، زرعی قرض اور خردمالیات کا سرکلر نمبر 1، یکم نومبر 2013، https://www.sbp.org.pk/circulars/acmfd-circular-no-01-of-2013-
20 سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، تحفظِ معاش: پاکستان میں فصلوں اور مویشیوں کے بیمہ کا جامع جائزہ اور آئندہ لائحۂ عمل (اسلام آباد: سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، جون 2024)، 20، 28، https://www.secp.gov.pk/document/securing-livelihoods-a-comprehensive-look-at-crop-and-livestock-insurance-in-pakistan-and-the-way-forward/-
21 النساء، 4:58-
22 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الأحكام، باب قول الله تعالىٰ أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم، رقم: 7138، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:7138-
23 سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، تکافل قواعد 2012، اصل متن، قواعد 3، 4، 26- اصل متن کی دستیاب نقل: https://dawoodtakaful.com/takaful-regulatory-pdfs/TakafulRules2012.pdf-
24 سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، تحفظِ معاش: پاکستان میں فصلوں اور مویشیوں کے بیمہ کا جامع جائزہ اور آئندہ لائحۂ عمل، 27، پیراگراف 9.13–9.14-
25 مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوری، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح، رقم: 1554a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:1554a-
26 البقرہ، 2:188-

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

27 عالمی بینک گروپ، عالمی اشاریاتی بیمہ سہولت، «بنیادی عدم مطابقت کا خطرہ کیا ہے؟»، انڈیکس انشورنس فورم، سنہ غیرمذکور، https://www.indexinsuranceforum.org/faq/what-basis-risk۔
28 النحل، 16:5۔
29 مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة، رقم: 1955a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:1955a۔
30 النساء، 4:29۔
31 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا، رقم: 2079، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:2079۔
32 البقرہ، 2:267۔
33 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ في الطعام والنہد والعروض، رقم: 2486، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:2486۔
34 النحل، 16:90۔
35 مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، رقم: 2699a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:2699a۔
36 الحجرات، 49:6۔
37 بنی اسرائیل، 17:36۔
38 مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبي من غشنا فلیس منا، رقم: 102، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:102۔
39 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا، رقم: 2079، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/bukhari:2079۔
40 البقرہ، 2:282۔
41 مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین النصیحۃ، رقم: 55a، نسخۂ برقی، سنہ غیرمذکور، https://sunnah.com/muslim:55a۔